نماز میں کرسی یا اسٹول کا استعمال

مفتی محمد ابراہیم قادری

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں:

جو شخص قیام پر قادر ہو، لیکن رکوع و سجود پر قادر نہ ہو یا بغیر سہارے کے کھڑا نہ ہو سکتا ہو بلکہ دیوار یا کسی اور چیز کے سہارے سے کھڑا ہو سکتا ہو یا کسی بھی سطح کے قیام پر قادر نہ ہو لیکن زمین پر بیٹھ کر سجدہ زمین پر کرسکتا ہو یا صرف زمین پر بیٹھ سکتا ہو لیکن سجدہ زمین پر نہ کرسکتا ہو بلکہ زمین سے اونچی کسی چیز کو سامنے رکھ کر سجدہ کرسکتا ہو یا زمین پر بیٹھ بھی نہ سکتا ہو لیکن کرسی یا اسٹول پر بیٹھ سکتا ہو۔ ان تمام صورتوں میں نماز کس طرح ادا کرے؟ نیز اسکول بینچ (Desk) جس کا نچلا حصہ بیٹھنے کے لئے اور سامنے والا اونچا حصہ کاپی رکھنے کے لئے ہوتا ہے۔ اس قسم کی بینچ پر بیٹھ کر اگر نماز ادا کرے اور سامنے حصہ پر سجدہ کرے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

السائل: حافظ محمد افضل حسینی

امام وخطیب: درگاہ حضرت صدرالدین بادشاہ علیہ الرحمۃ بکھر سکھر

الجواب: جواب سے پہلے مناسب یہ ہوگا کہ چند امور تمہید کے طور پر ذکر کئے جائیں تاکہ زیر بحث مسئلہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

الف: فرض نمازوں میں قیام فرض، واجب میں واجب، سنن مؤکدہ میں سنت مؤکدہ اور نوافل میں قیام مستحب ہے۔

ب: بعض صورتوں میں فرائض میں قیام معاف ہو جاتا ہے۔ مثلاً اپاہج شخص جو قیام پر قادر نہیں یا ایک شخص قیام پر قادر ہے مگر قیام کرنے میں سخت دشواری محسوس کرتا ہے یا مرض بڑھ جانے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا قوی اندیشہ ہے یا کھڑے ہونے سے سر چکراتا ہے یا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے پیشاب کے قطرے آتے ہیں اور بیٹھ کر نماز پڑھنے سے نہیں آتے۔ ان تمام صورتوں میں نمازی بیٹھ کر رکوع و سجود کر کے نماز ادا کرے۔

تنویر الابصار میں ہے:

"من تعذر عليه القيام لمرض قبلها او فيها او خاف زيادته او بطوء برئه بقيامه او دوران راسه او وجد لقيامه الماً شديدا. صلى قاعدا كيف شاء بركوع و سجود"۔

(تنویر الابصار مع در مختار ج ۴، ص ۵۲۸ تا ۵۳۳، مطبوعہ شام)

ترجمہ: جس شخص پر نماز سے پہلے یا دورانِ نماز کسی مرض کی وجہ سے قیام دشوار ہو جائے یا قیام کی وجہ سے مرض بڑھنے یا دیر سے ٹھیک ہونے یا سر چکرانے کا اندیشہ ہو یا قیام کی وجہ سے شدید درد محسوس کرتا ہو تو یہ شخص رکوع وسجود کے ساتھ جس طرح چاہے بیٹھ کر نماز پڑھے۔

ج: اسی طرح اگر قیام پر قادر ہے مگر رکوع وسجود نہیں کر سکتا یا رکوع و قیام پر قادر ہے مگر سجود پر قادر نہیں تو اسے اختیار ہے چاہے کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور رکوع وسجود کے لئے کھڑے کھڑے اشارہ کرے اور چاہے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور رکوع وسجدہ کے وقت بیٹھ جائے اور بیٹھ کر رکوع وسجدہ کا اشارہ کرے اور چاہے تو شروع سے بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع وسجود کے لئے بیٹھے بیٹھے اشارہ کرے اور یہ افضل طریقہ ہے۔ تنویر الابصار مع درِ مختار میں ہے:

"(وان تعذرا) وليس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود كاف لا القيام (او مأ قاعدا) وهو افضل من الايماء قائماً لقربه من الارض"۔ (ج ۴، ص ۵۳۷، ۵۳۵: مطبوعہ شام)

ترجمہ: اور اگر رکوع وسجدہ دشوار ہو جائیں اور دونوں کی دشواری شرط نہیں بلکہ قیام پر قدرت ہوتے ہوئے صرف سجدے کی دشواری کافی ہے تو بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھے اور یہ طریقہ کھڑے ہو کر اشارہ کرنے سے افضل ہے۔ کیونکہ اس صورت میں وہ زمین سے قریب ہے۔

اس پر مزید تائیدی حوالے اگلی سطور میں آئیں گے۔

د: اگر نمازی پوری نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا مگر نماز کا کچھ حصہ کھڑے ہو کر پڑھ سکتا ہے تو اس پر فرض ہے کہ تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہے پھر جتنی دیر قیام پر قادر ہو کھڑا رہے۔ جب قیام دشوار ہو جائے تو بیٹھ جائے اور رکوع وسجود کر کے نماز مکمل کر لے۔

☆ الاجر والضمان لایجتمعان ☆ اجرت اور ضمانت ایک ہی شی میں جمع نہیں ہو سکتیں ☆

"(و ان قدر علی بعض القیام) ولو متکئًا علی عصا او حائط (قام) لزوما بقدر ما یقدر ولو قدر آیة او تکبیرة علی المذهب"۔ (ج ۴، ص ۵۳۳، مطبوعہ شام)

ترجمہ: اور اگر نمازی تھوڑے قیام پر قادر ہو اگرچہ عصا یا دیوار پر ٹیک لگا کر تو بمطابق مذہب اتنی دیر ضرور کھڑا ہو جتنی دیر کھڑے رہنے پر قادر ہے اگرچہ ایک آیت یا اللہ اکبر کہنے کی مقدار کھڑا ہو۔

پھر اس کی شرح ردالمختار میں ہے:

"فی شرح الحلوانی نقلاً عن الهندوانی لو قدر علی بعض القیام دون تمامه او کان یقدر علی القیام لبعض القراء ة دون تمامها یؤمر بان یکبر قائما و یقرأ ما قدر علیه ثم یقعد ان عجز"۔

ترجمہ: شرح حلوانی میں امام ہندوانی سے منقول ہے۔ اگر نمازی پورے قیام پر قادر نہ ہو بلکہ تھوڑے قیام پر قادر ہو یا کچھ قرأت میں قیام پر قادر ہو اور پوری قرأت میں قیام پر قادر نہ ہو تو اسے حکم دیا جائے گا کہ وہ تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہے اور جتنی دیر کھڑا رہ سکے قرأت کرے پھر اگر عاجز آ جائے تو بیٹھ جائے۔

مگر یاد رہے کہ تکبیر تحریمہ اور اس کے بعد میں قیام اس وقت فرض ہوگا جب رکوع وسجود پر قدرت ہو اور اگر رکوع وسجود پر قدرت نہ ہو تو شروع سے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے بلکہ افضل ہے اور اس کی فقہاء نے وجہ یہ تحریر فرمائی کہ قیام ورکوع خود قربت مقصودہ نہیں بلکہ قربت مقصودہ یعنی سجدہ کا وسیلہ ہیں۔ لہٰذا اگر سجدہ پر قدرت ہے تو یہ دونوں فرض ہیں ورنہ فرض نہیں۔

چنانچہ فتاویٰ شامی میں ذخیرہ سے ہے:

"رجل بحلقه خراج ان سجد سال وهو قادر علی الرکوع والقیام والقرأة یصلی قاعدا یومی ولو صلی قائما برکوع وقعدو او مأ بالسجود اجزأ والاول افضل لان القیام والرکوع لم یشرعا قربة بنفسها بل لیکونا وسیلتین الی السجود"۔

(ص ۵۳۴، ج ۴)

ترجمہ: ایک شخص کے حلق میں زخم ہے اگر وہ سجدہ کرتا ہے تو زخم جاری ہو جاتا ہے اور یہ رکوع و قیام اور قرأت پر قادر ہے تو یہ بیٹھ کر اشارے سے نماز ادا کرے اور اگر کھڑے ہو کر رکوع کے ساتھ نماز پڑھے اور (پھر) بیٹھ کر سجدے کا اشارہ کرے جب بھی صحیح ہے اور پہلا طریقہ افضل ہے کیونکہ قیام اور رکوع خود قربت کے طور پر مشروع نہیں کئے گئے بلکہ اس لئے مشروع کئے گئے کہ وہ سجدے کے لئے وسیلہ بنیں۔

الغرض:

قیام بقدر وسعت اس وقت فرض ہے جب رکوع و سجود دونوں یا صرف سجود پر قدرت ہو اور اگر سجود پر قدرت نہیں تو قیام کسی طور پر فرض نہیں۔

ان تمہیدی مقدمات کے بعد کرسی یا اسٹول یا بینچ پر نماز پڑھنے والے معذور شخص کی چند ممکنہ صورتیں پھر ہر ایک کا حکم شرعی ملاحظہ ہو۔

(۱) کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے شخص قیام نہیں کر سکتا مگر زمین پر بیٹھ کر رکوع و سجود کر سکتا ہے۔

اس کا حکم یہ ہے کہ اس شخص پر فرض ہے کہ زمین پر بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز ادا کرے۔ ایسا شخص اگر کرسی پر بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے گا نماز نہیں ہوگی۔ ہدایہ میں ہے:

"و اذا عجز المريض عن القيام صلى قاعدا يركع ويسجد لقوله عليه السلام لعمران بن حصين صل قائماً فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلى الجنب تؤمى ايما"۔ (باب صلوٰۃ المریض)

ترجمہ: جب مریض قیام سے عاجز ہو جائے تو بیٹھ کر نماز ادا کرے رکوع کرے اور سجدہ کرے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمران بن حصین سے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر تم میں کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو اور اگر بیٹھ کر پڑھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر اشارے سے نماز ادا کرو۔

بدائع صنائع میں ہے:

"وان كان قادرا على القعود بركوع وسجود فصلى بالايماء لايجزئه بالاتفاق لانه لا عذر"۔

ترجمہ: اگر نمازی بیٹھ کر رکوع وسجود پر قادر ہے پھر اس نے اشارے سے نماز پڑھ لی تو بالاتفاق نماز نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ عذر موجود نہیں ہے۔

(۲) قیام نہیں کرسکتا اور رکوع بہ آسانی کرسکتا ہے مگر کسی تکلیف کی وجہ سے سجدہ کرنے سے معذور ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر یہ شخص اس قدر جھک سکتا ہے کہ زمین پر کوئی ٹھوس چیز جیسے لکڑی یا پتھر وغیرہ رکھی جائے جس کی سطح زمین سے بلندی دو اینٹوں سے زائد نہ ہو (اس کی مقدار فقہاء نے ۱۲، انگل بلندی تحریر کی ہے) پر بہ آسانی سجدہ کرسکتا ہے تو اس پر فرض ہے کہ وہ ایسا کرے یعنی جائے سجدہ پر کوئی ٹھوس چیز رکھ کر جس کی بلندی ۱۲، انگل سے زائد نہ ہو اور اس پر سجدہ کرلیا جائے۔ یہ حقیقی سجدہ ہے اور جو سجدہ پر قادر ہو اس کو اشارے سے سجدہ کرنا جائز نہیں اور اگر یہ شخص اتنا بھی سر نہیں جھکا سکتا تو یہ سجدہ کے معاملہ میں معذور ہے۔ یہ سجدہ کے لئے اشارہ کر کے نماز ادا کرے گا۔ ردالمحتار میں ہے:

"ان كان الموضوع مما يصح عليه السجود كحجر مثلاً ولم يزد ارتفاعه على قدر لبنة او لبنتين فهو سجود حقيقي فيكون راكعاً ساجدا لا مؤميا"۔ (ص۵۳۳، ج۴، مطبوعہ شام)

ترجمہ: اگر سجدہ گاہ پر رکھی ہوئی چیز ایسی ہے جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے جیسے پتھر بشرطیکہ اس کی بلندی ایک، دو اینٹ سے زائد نہ ہو تو یہ حقیقی سجدہ ہے اور اب نمازی رکوع اور سجدہ کرنے والا کہلائے گا۔ اشارہ کرنے والا نہیں کہلائے گا۔

اس کے دو سطر بعد فرمایا:

"بل يظهر لي انه لو كان قادرا على وضع شيء على الارض مما يصح السجود عليه يلزمه ذالك لانه قادر على ركوع وسجود حقيقةً ولا يصح الا يماء بهما مع القدرة عليهما بل شرطه تعذرهما كما هو موضوع المسئلة"۔

ترجمہ: بلکہ مجھ پر یہ بات واضح ہوئی ہے کہ اگر نمازی (سجدہ گاہ پر) ایسی چیز رکھنے پر قادر ہے جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو تو اس پر یہ لازم ہے کیونکہ وہ حقیقی رکوع و سجدہ پر قادر ہے اور حقیقی رکوع وسجود پر قدرت ہوتے ہوئے اشارہ کرنا صحیح نہیں بلکہ اشارہ کرنے کے لئے رکوع وسجدہ سے معذوری شرط ہے جیسا کہ یہی مسئلہ کا موضوع ہے۔

(۳) کھڑا ہوسکتا ہے مگر رکوع سجدہ نہیں کرسکتا۔

(۴) کھڑا ہوسکتا ہے اور رکوع بھی کرسکتا ہے مگر سجدہ نہیں کرسکتا۔

ان دونوں صورتوں کا حکم یہ ہے کہ اس شخص سے قیام معاف ہے اور اسے اختیار ہے چاہے تو تمام رکعات کھڑے ہو کر پڑھے اور کھڑے ہو کر اشارے سے رکوع و سجود ادا کرے اور چاہے تو تمام رکعات کھڑے ہو کر ادا کرے اور رکوع و سجدہ بیٹھ کر اشارے سے ادا کرے اور چاہے تو شروع سے بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع و سجود اشارے سے ادا کرے۔ اس کی تفصیل تمہیدی سطور میں باحوالہ مذکور ہو چکی ہے۔

ان دونوں صورتوں میں یہ بحث متوجہ ہوگی کہ ایسے معذور شخص کو کرسی کا استعمال جائز ہے یا نہیں۔

اس سلسلے میں گزارش ہے کہ اگر یہ شخص زمین پر بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھ سکتا ہے تو اس کے لئے بہتر ہے کہ وہ کرسی کے استعمال سے پرہیز کرے۔ مگر کرسی کا استعمال نہ گناہ ہے، نہ مفسد نماز۔ ہاں بلاوجہ اس کا استعمال کسل وسہل پسندی کی بنا پر ضرور معیوب ہے اور جواز کی وجہ یہ ہے کہ اس شخص کے لئے قعود متعین ہے اور کرسی پر بیٹھنا بھی قعود ہے کیونکہ قعود کی مختلف شکلیں اور حالتیں ہیں۔ زمین پر بیٹھنا بھی ایک حالت ہے اور کرسی پر بیٹھنا بھی ایک حالت ہے اور شریعت نے قعود کی کسی متعین حالت و کیفیت کو لازم نہیں قرار دیا بلکہ کتب فقہ اس کے عموم پر دال ہیں۔ چنانچہ تنویر میں فرمایا:

"تعذر علیه القیام لمرض. الی ان قال...... صلّی قاعدا کیف شاء علی المذهب"۔ (ص۵۳۲، ج۴)

ترجمہ: جس شخص پر بیماری کی وجہ سے قیام دشوار ہو (دو سطر بعد اس کا حکم بیان فرمایا

☆ الیقین لا یزول بالشک ☆ (فقہی ضابطہ)

کہ) وہ بمطابق مذہب جس طرح چاہے بیٹھ کر نماز پڑھے۔

کیف شاء کے الفاظ عموم کیفیات پر صریحاً دال ہیں۔ پھر صاحبِ درمختار نے عموم کیفیات پر یہ دلیل قائم فرمائی کہ جب عذر کی بنا پر مریض سے ارکان (رکوع و سجود) ساقط ہیں تو کیفیات بطریق اولیٰ ساقط ہیں۔ان کی عبارت یہ ہے:

"لان المرض اسقط عنه الارکان فالهيئات اولی"۔

ترجمہ: بعض علماء نے حضرت امام زفر کی رائے کو کہ ایسے معذور پر بہ حالت تشہد بیٹھنا ضروری ہے۔قول مفتیٰ بہ قرار دیا تھا۔

ان سے علامہ شامی نے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا:

"ولا يخفى ما فيه بل الايسر عدم التقييد بكيفية من الكيفيات فالمذهب الاول"۔

ترجمہ: یعنی اس قول کا ضعف مخفی نہیں ہے بلکہ بیٹھنے کو کسی کیفیت کے ساتھ مقید نہ کرنا (نمازی کے لئے) زیادہ آسان ہے تو مذہب پہلا ہی ہے۔(کہ جس طرح چاہے بیٹھے)۔

پھر یہاں یہ حقیقت بھی پیش نظر رہنی چاہئے کہ ایسے معذور کے لئے قعود اور صحتمند کے لئے قیام کا ایک ہی حکم ہے کہ جس طرح صحت مند کے لئے قیام فرض ہے معذور پر قعود فرض ہے اور قیام کے لئے کوئی خاص کیفیت شرط نہیں لہٰذا قعود کے لئے بھی کوئی خاص کیفیت شرط نہیں چنانچہ اگر قیام پر قادر شخص بلاعذر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر نماز پڑھے تو نماز ہو جاتی ہے۔اس لئے کہ ٹیک لگانے سے قیام کی حقیقت فوت نہیں ہوتی تو جس طرح دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہونا کھڑا ہونا ہی ہے اسی طرح کرسی پر بیٹھنے سے بیٹھنے کی حقیقت فوت نہیں ہوتی۔اب بھی یہ بیٹھنا ہی کہلائے گا۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جدالممتار میں قولِ درِ مختار (وان قدر على بعض القيام ولو متكئا على عصا او حائط قام لزوماً) پر اس طرح حاشیہ نگاری فرماتے ہیں:

"اقول ولا اعلم لانكاره وجها اصلا فان القيام متكئا قيام صحيح حتى لو قام الصحيح من غير عذر في الفرائض متكئا صحت

صلوتہ قطعاً وان کرہ ذالک لعدم اتیانہ بالقیام علی الوجہ الاکمل لما فیہ من ترک الادب و اظہار الکسل فاذا کان ہذا قیاما صحیحاً فلا معنی لاجازۃ القعود مع القدرۃ علیہ کما لا یخفی"۔ (ص ۴۷۶، ج ۲، مطبوعہ مجلس المدینۃ العلمیہ، کراچی)

ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ میں اس کے انکار کی کوئی وجہ نہیں جانتا کیونکہ ٹیک لگا کر کھڑا ہونا صحیح قیام ہے حتیٰ کہ اگر صحت مند آدمی نے فرائض میں بلا عذر ٹیک لگا کر قیام کیا تو بلاشبہ اس کی نماز صحیح ہے اگرچہ یہ عمل کامل قیام نہ کرنے کی وجہ سے مکروہ ہے کیونکہ اس میں ترک ادب اور سستی کا اظہار ہے تو جب یہ قیام قیام صحیح ہے تو اس پر قدرت ہوتے ہوئے بیٹھنے کی اجازت کا کوئی مطلب نہیں جیسا کہ مخفی نہیں۔

یہاں تک اس پر کلام آیا کہ زمین پر بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنے پر قادر شخص کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے تو نماز ہو جاتی ہے اگرچہ افضل یہ ہے کہ زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرے۔ لیکن اگر رکوع وسجود سے معذور انسان زمین سے بیٹھنے سے معذور ہو مثلاً گھٹنے کے درد کا مریض ہے زمین پر بیٹھنے سے اسے سخت تکلیف لاحق ہوتی ہے اور کرسی پر وہ اطمینان سے نماز ادا کرتا ہے یا گھٹنے کا مریض زمین پر بیٹھنے سے درد کی شدت محسوس نہیں کرتا مگر اسے ماہر ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ زمین پر بیٹھنے سے اس کے گھٹنے ناکارہ ہو جائیں گے یا ٹانگوں میں راڈ پڑی ہوئی ہے یا ٹانگوں میں زخم ہے زمین پر بیٹھتا ہے تو زخم جاری ہو جاتا ہے اور کرسی پر بیٹھنے سے یہ شکایت نہیں ہوتی۔ یا کمر کے عارضے میں مبتلا شخص زمین پر بیٹھنے سے شدید تکلیف محسوس کرتا ہے یا مرض بڑھنے کا شدید اندیشہ ہے۔ ان اعذار اور ان جیسے دیگر موانع کی بناء پر ایسے معذور شخص کا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا فرض ہے۔ اگر ان حالات میں کرسی کے استعمال کی اجازت نہ ہوتی تو پھر اس کے بعد ایک ہی درجہ باقی ہے اور وہ ہے لیٹ کر نماز پڑھنا۔ حالانکہ قعود پر قدرت ہوتے ہوئے لیٹ کر نماز پڑھنا ناجائز بلکہ مفسد نماز ہے۔ چنانچہ ہدایہ باب صلوٰۃ المریض میں ہے:

"فان لم یستطع القعود استلقی علی ظہرہ وجعل رجلیہ الی القبلۃ و اومأ بالرکوع والسجود لقولہ علیہ السلام یصلی

المریض قائماً فان لم یستطع فقاعدا فان لم یستطع فعلی فقاہ یؤمی ایماء"۔

ترجمہ: اگر نمازی بیٹھنے پر قادر نہ ہو تو چت لیٹ کر نماز پڑھے اور دونوں پیر قبلہ رخ کر لے اور رکوع سجود کیلئے اشارہ کرے۔ سید عالم رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان کی وجہ سے مریض کھڑے ہو کر نماز پڑھے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو چت لیٹ کر اشارے سے پڑھے۔

(۵) مریض زمین پر بیٹھ کر کسی بلند چیز جیسے لکڑی، پتھر یا تکیہ پر سر رکھ کر سجدہ کرتا ہے یا کرسی/بینچ پر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور اپنے آگے نصب تختے یا کسی بلند چیز پر سجدہ کرتا ہے۔ اس کا شرعی حکم یہ ہے کہ اگر یہ شخص سجدہ پر قادر ہے تو زمین پر سجدہ کرے اور سجدہ کے لئے کسی بلند چیز کا سہارا نہ لے۔ ہاں اگر کسی تکلیف کی بنا پر پیشانی زمین سے نہیں لگا سکتا مگر قدرے بلند چیز پر پیشانی لگا سکتا ہے۔ جس کی بلندی ۱۲، انگل یا اس سے کم ہے تو ضروری ہے کہ وہ اشارے سے اجتناب کرے اور اتنی ہی مقدار بلند کسی ٹھوس چیز پر سجدہ کرے۔ تکیہ اور اس جیسی نرم اشیاء پر سجدہ نہ کرے ورنہ سجدہ نہیں ہوگا اور جب سجدہ نہیں ہوگا تو نماز بھی نہیں ہوگی۔ اور اگر یہ شخص حقیقی سجدہ پر قادر نہیں یعنی زمین پر پیشانی لگا سکتا ہے نہ ہی ۱۲ انگل بلند کسی ٹھوس چیز پر پیشانی لگانے کی طاقت رکھتا ہے تو یہ سجدہ سے معذور انسان ہے بہتر یہ ہوگا کہ یہ بغیر کسی سہارے کے محض سجدہ کا اشارہ کرے، رکوع میں جھکاؤ کم اور سجدہ میں زیادہ ہو، تاہم اگر تکیہ یا لکڑی پر سجدہ کیا جب بھی بلاکراہت نماز جائز ہے اس لئے کہ یہ اشارے سے نماز پڑھنے کا مکلف ہے اور اس حالت میں بھی یہ اشارہ ہی سے نماز پڑھ رہا ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آشوبِ چشم کے عارضہ کی بنا پر چمڑے کے ایک تکیہ پر سجدہ کر کے نماز ادا فرمائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپ مریض کو تکیہ پر سجدہ کرنے کی اجازت دیتے تھے۔

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ علالت کے دوران تکیہ پر سجدہ فرماتے تھے۔

التعلیق المجد علی المؤطا لامام محمد میں مولانا عبدالحیٔ فاضل لکھنوی علیہ الرحمۃ نے تینوں روایات کونقل فرمایا۔ ان کے الفاظ یہ ہیں:

"روی الحسن عن امه قالت رأیت ام سلمة تسجد علی و سادة من ادم من رمد بها اخرجه البیهقی"

"و ذکر ابن شبة عن انس انه کان یسجد علی مرفقه"۔ (ص ۴۱، ج اوّل، مطبوعہ بیروت)

ہدایہ میں ہے:

"ولا یرفع الی وجهه شیئاً یسجد علیه) لقوله علیه السلام ان قدرت ان تسجد علی الارض فاسجد والافاوم برأسک فان فعل ذالک وهو یخفض رأسه اجزأه لوجود الایماء وان وضع ذالک علی جبهته لا یجزیه لا نعدامه"۔

ترجمہ: اور سجدہ کرنے کے لئے اپنے چہرے کی طرف کوئی چیز نہ اُٹھائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے کہ اگر زمین پر سجدہ کرنے پر قادر ہے تو سجدہ کر ورنہ سر کا اشارہ کر۔ تو اگر نمازی نے سر جھکاتے ہوئے اشارہ کیا تو اس کی نماز درست ہے کیونکہ اشارہ پایا گیا اور اگر نمازی نے چیز اُٹھا کر اپنی پیشانی پر رکھ دی تو نماز نہیں ہوگی۔ کیونکہ اشارہ نہیں پایا گیا۔

کفایہ شرح ہدایہ میں ہے:

"ذکر شمس الائمه الحلوانی ان المومی اذا خفض رأسه للرکوع شیئًا ثم للسجود جازو لو وضع بین یدیه وسائد فالصق جبهته علیها ووجد ادنی الانحناء جاز عن ذالک الایماء والا فلا"۔ (ص ۴۵۸، ج ا، مطبوعہ نوریہ رضویہ، سکھر)

ترجمہ: امام شمس الائمہ حلوانی نے فرمایا کہ اشارہ کرنے والا جب رکوع کے لئے اپنے سر کو جھکائے پھر سجدہ کے لئے جھکائے تو جائز ہے اور اگر نمازی اپنے آگے تکیے رکھ لے اور اپنی پیشانی ان سے چپکا لے اور تھوڑا سا جھکاؤ پایا

جائے تو اشارہ کی وجہ سے نماز جائز ہے اور اگر سر کا جھکاؤ نہ پایا جائے
تو نماز نہیں ہوگی۔

محرر مذہب سیدنا امام محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ عنہ مؤطا میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اثر ''اذا لم یستطع المریض السجود اومیٰ برأسه'' نقل فرمانے کے بعد فرماتے ہیں:

''وبهذا ناخذ ولا ينبغي له يسجد على عود ولا بشيء يرفع اليه ويجعل سجوده اخفض من ركوع وهو قول ابي حنيفة ''۔

ترجمہ: یعنی یہی ہمارا مسلک ہے اور نمازی کو لائق نہیں کہ وہ لکڑی یا کسی اور چیز پر سجدہ کرے اور سجدہ رکوع سے زیادہ پست کرے اور یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ علیہ کا قول ہے۔ اس عبارت میں ''لاینبغی'' کا لفظ اس طرف مشیر ہے کہ معذور کا کسی بلند چیز پر سجدہ نامناسب فعل ہے۔ گناہ یا موجب فساد نہیں۔

اور یہ جو بعض احادیث میں وارد ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مریض کی عیادت فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ تکیہ پر نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکیہ اُٹھا کر پھینک دیا۔ پھر اس نے ایک لڑکی اُٹھائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھی لے کر پھینک دیا اور فرمایا: اگر طاقت ہے تو زمین پر نماز پڑھ ورنہ اشارے سے نماز پڑھ اور اپنے سجدے کو رکوع سے زیادہ پست کر۔

''اخرجه البزار والبيهقي في المعرفة عن ابي بكر الحنفي عن سفيان الثوري نا ابو الزبير عن جابر رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عاد مريضا فراه يصلي على وسادة فاخذها و رمى بها فاخذ عود اليصلي عليه فاخذه و رمى به وقال صل على الارض ان استطعت والافاوم ايماء واجعل سجودك اخفض من ركوع''۔ (التعلیق المجد، ج ا، ص ۱۴۱، مطبوعہ بیروت)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل محض بیان افضلیت کے لئے تھا۔

کیونکہ اگر معذور کے لئے تکیہ وغیرہ کا استعمال ممنوع و ناجائز ہوتا تو

اولاً: آپ فقط تکیہ ولکڑی پھینکنے پر قناعت نہ فرماتے بلکہ نمازی کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم فرماتے جیسا کہ آپ نے تعدیل ارکان کے تارک کو اعادہ نماز کا حکم فرمایا اور فرمایا: "صل فانک لم تصل"

ثانیاً: ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تکیہ پر سجدہ نہ فرماتیں اور نہ ہی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم یہ عمل دیکھ کر خاموشی اختیار فرماتے۔

چنانچہ علامہ ابن عابدین شامی ردالمحتار میں ذخیرہ سے ناقل ہیں:

"فان كانت الوسادة موضوعة على الارض وكان يسجد عليها جازت صلٰوته فقد صح ان ام سلمة كانت تسجد على ارفقة موضوعة بين يديها لعلة كانت بها ولم يمنعها رسول الله ﷺ من ذالك"۔ (ص ۵۳۷، مطبوعہ شام)

ترجمہ: اگر تکیہ زمین پر رکھا ہو اور معذور اس پر سجدہ کرے تو اس کی نماز جائز ہے۔ کیونکہ یہ بات پایۂ صحت کو پہنچی ہوئی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کسی عارضہ کی بنا پر اپنے سامنے رکھے ہوئے تکیہ پر سجدہ فرماتی تھیں اور رسول اکرم صلی اللہ عیہ وسلم نے انہیں اس عمل سے نہیں روکا۔

اس پوری بحث کا خلاصہ یہ امور ہیں:

- جو شخص کھڑے ہوکر نماز نہیں پڑھ سکتا، وہ بیٹھ کر رکوع وسجود کر کے نماز ادا کرے۔
- جو شخص رکوع وسجود دونوں یا صرف سجود پر قادر نہیں وہ بھی بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع وسجود اشارے سے کرے اور سجدہ میں رکوع سے زیادہ جھکے۔
- رکوع وسجود سے قاصر آدمی اگر بلاتکلف زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے تو زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھے اور زمین پر نہیں بیٹھ سکتا تو کرسی یا بینچ پر نماز پڑھے اور کرسی یا بینچ پر نماز پڑھنے کی صورت میں سجدہ کے لئے میز، تختے یا بلند چیز کا سہارا نہ لے اور اگر اس نے ایسا کیا اور سجدہ میں رکوع سے زیادہ جھکا تو نماز درست ہے اگرچہ اس سے بچنا افضل ہے۔

مفتی محمد ابراہیم القادری الرضوی غفرلہ

خادم دارالافتاء جامعہ غوثیہ رضویہ (ٹرسٹ) سکھر

☆الضرر لا يزال بالضرر ☆ نقصان کا ازالہ نقصان سے نہیں کیا جائے گا ☆